روزنامہ

منگل 26 مئی 2015ء 7 شعبان 1436 ہجری 26 ہجرت 1394 ھش

صاف دل کو...

اِس قدر ظاہر ہوئے ہیں فضلِ حق سے مُعجزات
دیکھنے سے جن کے شیطاں بھی ہوا ہے دِل فگار

صاف دِل کو کثرتِ اِعجاز کی حاجت نہیں
اِک نِشاں کافی ہے گر دِل میں ہے خوفِ کردگار

دِن چڑھا ہے دُشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اَے مرے سُورج نِکل باہر کہ مَیں ہوں بیقرار

(درثمین)

فساد اس سے شروع ہوتا ہے جب انسان ظنون فاسدہ اور شکوک سے کام لیتا ہے۔ حضرت مصلح موعود کی روایات اور کارکنان کو نصائح

جولوگ حضرت مسیح موعود کی صحبت میں رہے، آپ کی جدائی سے انہیں زندگی میں کوئی لطف محسوس نہ ہوتا تھا

دین کی اشاعت کا جو عہد حضرت مصلح موعود نے کیا اور نبھایا وہی عہد آج ہمیں بھی کرنے اور اسے نبھانے کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مئی 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 مئی 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے قرآنی آیت اجتنبوا کثیراً من الظن کے تحت فرمایا کہ فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنون فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کر دیتا ہے۔ بدظنی بہت بری چیز ہے۔ اپنی خلافت سے متعلق حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے اور اسی نے اپنی تائید ونصرت کو ہمیشہ میرے شامل حال رکھا۔ ایک دفعہ کسی نے چندہ کے متعلق اعتراض کیا تو آپ نے اسے فرمایا کہ تم پر حرام ہے کہ آئندہ سلسلے کے لئے ایک پیسہ بھی بھیجو، پھر دیکھو کہ خدا کے سلسلے کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے، یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ غیب سے میری نصرت کے سامان فرمائے گا اور غیب سے ایسے لوگوں کو الہام کرے گا جو سلسلے کے لئے اپنے اموال قربان کرنا باعث فخر سمجھیں گے۔ پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے اہل وعیال کے مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مقبرے میں داخل ہونے کے بارے میں میرے اہل وعیال کی نسبت خدا تعالیٰ نے استثناء رکھا ہے کہ وہ وصیت کے بغیر بہشتی مقبرے میں داخل ہوں گے اور جو شخص اس پر اعتراض کرے گا وہ منافق ہوگا۔ اگر ہم لوگوں کا روپیہ کھانے والے ہوتے تو اللہ تعالیٰ یہ امتیازی نشان کیوں قائم فرماتا۔ پس ان لوگوں کو جو اعتراض کرتے ہیں، خدا تعالیٰ کا خوف کرنا چاہئے اور اس وقت سے پیشتر اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہئے جبکہ ان کا ایمان اٹھ جائے بہرحال ایسے لوگ ہر زمانے میں ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں بھی یہ اعتراض حضرت مسیح موعود پر ہوا۔

حضرت مسیح موعود کے ساتھ آپ کے رفقاء کو جو عشق تھا اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ میں نے ان لوگوں کی حضرت مسیح موعود سے محبت کا اندازہ لگایا ہے جو آپ کی صحبت میں رہے، انہیں حضرت مسیح موعود کی جدائی کی وجہ سے اپنی زندگی میں کوئی لطف محسوس نہ ہوتا تھا۔ پھر حضور انور نے حضرت مصلح موعود کی بیان فرمودہ جماعتی کارکنان کو نصائح کیں اور پھر فرمایا کہ میرے علم میں ہے کہ پاکستان اور انڈیا جیسے ملکوں میں کارکنوں کے جو الاؤنسز ہیں ان سے گزارا مشکل ہوتا ہے لیکن جو زیادہ سے زیادہ گنجائش کے مطابق سہولت دی جاسکتی ہے وہ دی جاتی ہے۔ فرمایا کہ ایسے لوگ جو بعض دفعہ اس بارے میں خطوط کے ذریعے مجھ سے اظہار بھی کر دیتے ہیں، انہیں ان لوگوں کی طرف بھی دیکھنا چاہئے جو انتہائی غربت میں گرفتار ہیں، جنہیں بیماری کی صورت میں اپنے اور بچوں کے علاج کی بھی توفیق نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے، اس پر توکل کرنے اور ضروریات کیلئے اس کی طرف زیادہ جھکنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود کی قادیان سے محبت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ قادیان ایسی جگہ ہے جہاں خدا تعالیٰ کا ایک برگزیدہ مبعوث ہوا اور اس نے یہاں ہی اپنی ساری عمر گزاری اور اس جگہ سے وہ محبت رکھتا تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ آپ کی وفات کے بارے میں مجھے پہلے سے کچھ باتیں معلوم ہوگئی تھیں۔ اپنی ایک رؤیا بیان کرنے کے بعد حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ حضرت صاحب کی وفات پر خدا تعالیٰ نے میرا دل نہایت مضبوط کر دیا اور فوراً میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ اب ہم پر بہت بڑی ذمہ داری آپڑی ہے۔ اور میں نے اسی وقت حضرت مسیح موعود کی لاش کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ عہد کیا کہ الٰہی میں اقرار کرتا ہوں کہ خواہ اس کام کے کرنے کے لئے دنیا میں ایک بھی انسان نہ رہے پھر بھی میں کرتا رہوں گا۔ پھر آپ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تکالیف اور مصائب سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ کی وفات بے وقت ہوئی ہے جبکہ بہت سارا کام کرنا ابھی باقی تھا۔ اس وقت حضرت مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود کے سرہانے کھڑے ہو کر خدا تعالیٰ کو مخاطب کر کے عرض کیا کہ اے خدا یہ تیرا محبوب تھا جب تک یہ زندہ رہا۔ اس نے تیرے دین کے قیام کے لئے بے انتہاء قربانیاں کیں۔ اے خدا میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت بھی تیرے دین سے پھر جائے تو میں اس کے لئے اپنی جان لڑا دوں گا۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے مجھے اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور میں نے حضرت مسیح موعود کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی تمام زندگی وقف کر دی جس کا نتیجہ آج ہر شخص دیکھ رہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ حقیقت ہمیں کبھی فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ دنیا کی آبادی اس وقت تین ارب کے قریب ہے اور سب کو خدائے واحد کا پیغام پہنچانا جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ پس جو عہد اس وقت حضرت مصلح موعود نے کیا تھا۔ وہ عہد ہم میں سے ہر ایک کو کرنے کی ضرورت ہے اور پُرجوش طریقے سے نبھانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پنجوقتہ نماز کا قیام

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحدہ کی طرح بناوے۔ اس کا نام وحدتِ جمہوری ہے جس سے بہت سے انسان بحالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے۔ مذہب سے بھی یہی منشاء ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں۔ یہ نمازیں باجماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں تاکہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اسے قوت دیوے۔ حتی کہ حج بھی اسی لئے ہے اس وحدت جمہوری کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی ابتداء اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے کی ہے کہ اول یہ حکم دیا کہ ہر ایک محلّہ والے پانچ وقت نمازوں کو باجماعت محلّہ کی (بیت الذکر) میں ادا کریں تاکہ اخلاق کا تبادلہ آپس میں ہو اور انوار مل ملا کر کمزوری کو دور کر دیں اور آپس میں تعارف ہو کر انس پیدا ہو جاوے۔ تعارف بہت عمدہ شے ہے کیونکہ اس سے اُنس بڑھتا ہے جو کہ وحدت کی بنیاد ہے۔ حتی کہ تعارف واالا دشمن ایک ناآشنا دوست سے بہت اچھا ہوتا ہے کیونکہ جب غیر ملک میں ملاقات ہو تو تعارف کی وجہ سے دلوں میں اُنس پیدا ہو جاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہوتی ہے کہ کینہ والی زمین سے الگ ہونے کے باعث بغض جو کہ عارضی شے ہوتا ہے وہ تو دور ہو جاتا ہے اور صرف تعارف باقی رہ جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 100)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2015ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆.................☆.................☆

مکرم ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب

کامیابی کا راستہ

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے سالانہ کنونشن میں دیا گیا لیکچر

میری یہ تقریر تقریباً دو گھنٹہ کی ہے جو کہ میں UNDER GRADUATE,POST GRADUATE اور MEDICAL STUDENTS نیز ڈاکٹر حضرات کو دیا کرتا تھا جو آج میں مختصراً بیان کروں گا۔

یہ کہانی آج سے سات سال قبل کی ہے جب میں ایک صبح ہسپتال جا رہا تھا۔ میرے ساتھ ایک نوجوان میڈیکل کا طالب علم تھا جو کہ ایک انتہائی غریب گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ کامیابی کے ساتھ اپنی زندگی گزارنا چاہتا تھا۔ اس نے مجھ سے بظاہر ایک نہایت آسان سوال کیا؟ اس نے پوچھا: کیا چیز ہے جو کامیابی کی طرف لے جاتی ہے؟ اس وقت میں نے نہایت شرمندگی محسوس کی کیونکہ میرے پاس کسی قسم کا کوئی معقول جواب نہ تھا۔ میں گاڑی سے اترا اور ہسپتال چلا گیا۔ وقت گزر گیا۔ تھوڑے ہی دنوں بعد احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ تب میرے ذہن میں خیال آیا کہ کیوں نہ میں یہ سوال کانفرنس میں شریک احباب سے پوچھوں کہ کس چیز نے انہیں کامیابی عطا کی اور پھر ان کے تجارب دوسروں کو بتاؤں۔

چنانچہ آج میں یہاں سات سال کے انٹرویوز اور ملاقاتوں کا نچوڑ لے کر کھڑا ہوں۔ میں آپ کو یہ بتاؤں گا کہ کیا چیز ہے جو کامیابی کے راستہ پر انسان کو گامزن کرتی ہے۔

پہلی سیڑھی جو انسان کو کامیابی کی طرف لے جاتی ہے وہ جوش و جذبہ اور جنون ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا کہ مجھے میرا جوش اور جذبہ ہمت عطا کرتا ہے۔ ہم سب کام اللہ تعالیٰ کیلئے کرتے ہیں۔ اگر آپ کوئی کام اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا پیار حاصل کرنے کیلئے کریں گے تو آپ اس کی محبت حاصل کر لیں گے۔ اور دلچسپ بات یہ کہ اگر آپ اس کی محبت کی خاطر کوئی کام کریں گے تو مالی مدد بھی آ ہی جاتی ہے۔

محنت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مجھے ہدایت کرتے ہوئے ایک مرتبہ فرمایا تھا: کامیابی سخت محنت سے حاصل ہوتی ہے۔ کوئی چیز آسانی سے نہیں ملتی۔ مگر کیا یہاں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں بہت مزہ آتا ہے؟ جی ہاں یہاں کام کر کے بہت مزہ آتا ہے۔ تمام ڈاکٹرز اور ہماری ساری ٹیم یہاں کام کرتے ہوئے خوب مزہ کرتے ہیں۔ اور وہ خوب محنت کرتے ہیں۔ میں نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ وہ کام کے معاملہ میں جنونی ہیں۔ بلکہ شاید جذباتی طور پر جنونی کہنا ان کی حالت کو زیادہ بہتر طور پر واضح کرنے والا ہوگا۔

ایک مرتبہ میرے استاد محترم نے مجھے بتایا تھا کہ کامیاب ہونے کیلئے تمہیں اپنے مقصد کے حصول میں غرق ہو جانا چاہئے اور پھر اس میں کمال حاصل کرنا چاہئے اور یہ صرف بار بار PRACTICE کرنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

اور حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے نزدیک غور و تدبر ہے جو کامیابی کی اصل وجہ ہے۔ آپ نے مجھے ایک مرتبہ فرمایا کہ: کامیابی میرے نزدیک اپنی تمام توجہ اور فکر کو صرف اور صرف اپنے مقصد پر مرکوز کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

خیالات اور ایجادات، ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے بیان کیا: ایک خیال ہی تو تھا جو میرے ذہن میں آیا تھا۔ یعنی یہ خیال کہ فطرت کی تمام قوتوں کا منبع اور مرکز ایک ہی وجود ہے۔ یہ بہت ہی اچھا خیال تھا۔ اور خیالات کا ذہن میں آنا کوئی جادو نہیں۔ عام سے خیالات اور باتیں ہی تو ہیں جو نئی نئی ایجادات کا باعث بنتی ہیں۔

آگے بڑھنا، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے ایک خط میں مجھے لکھا کہ اپنے آپ کو جسمانی، ذہنی اور سب سے بڑھ کر روحانی طور پر آگے بڑھاؤ۔ آپ کو اپنے آپ کو بزدلی اور SELF DOUBT کے حجابوں سے نکالنا ہوگا۔

مجھے ہمیشہ سے اپنے اوپر کامل طور پر یقین نہیں تھا۔ میں سب سے بہتر نہیں تھا اور نہ ہی مجھے یہ یقین تھا کہ میں یہ کر سکوں گا۔

اب اپنے آپ کو توئی میں مزید بڑھانا آسان کام نہیں اس لئے کہتے ہیں خدا تعالیٰ نے مائیں پیدا کی ہیں۔ میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ: میری والدہ نے مجھے آگے بڑھنے کا حوصلہ دیا۔

اور حضرت مسیح موعود کے نزدیک خدمت ہے جو انسان کو کامیاب بناتی ہے۔ پس میں خوش قسمت ہوں کہ میں بحیثیت ڈاکٹر اپنی خدمات بجا لا رہا ہوں۔

مستقل مزاجی۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

مستقل مزاجی ہماری کامیابی کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ آپ کو ناکامی میں سے مستقل مزاجی سے گزرنا پڑے گا۔ آپ کو یقیناً ان تمام روکوں کو پار کرنا ہوگا یعنی تنقید، دھتکارے جانا، اور دباؤ کو بھی۔

اور آنحضور ﷺ کے نزدیک دعائیں ہیں دعائیں عرش کو لرزا دیتی ہیں۔ دعائیں ہی ہیں جو تمہیں ہمیشہ کامیاب کریں گی اور کامیابی سے ہمکنار کریں گی۔

پس پوچھے گئے سوال کا جواب آسان ہے:

اپنے سفر کا خرچ اٹھائیں، دارالضیافت کی مہمان نوازی سے مستفید ہوں، ہر سال اس کنونشن میں حاضر ہوں یا ایسا نہ کرتے ہوئے ان آٹھ باتوں پر عمل درآمد کریں۔ اور یہی آٹھ بنیادی چیزیں ہیں جو کامیابی کی طرف ہمیں گامزن کر ڈالتی ہیں۔

میں اپنے تمام ساتھیوں کا شکر گزار ہوں جنھوں نے میری کامیابی کی طرف رہنمائی فرمائی۔

رپورٹ: مکرم آصف محمود بٹ صاحب مربی سلسلہ

موروگورو تنزانیہ میں جلسہ یوم مسیح موعود

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ موروگورو کو مورخہ 29 مارچ 2015ء کو جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

جلسہ کے انعقاد کے لئے جامعہ احمدیہ تنزانیہ کے ہال کا انتخاب کیا گیا جس کو مختلف بینرز اور حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کرام کی تصاویر سے آراستہ کیا گیا۔ اس ہال کے داخلی دروازے پر سواحیلی زبان میں ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' کا بینر آویزاں کیا گیا جو کہ ہر آنے والے کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔

آغاز شام چار بجے ہونا تھا لیکن اس سے ٹھیک چالیس منٹ پہلے موسم یکلخت ابر آلود ہو گیا اور موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ تنزانیہ میں مارچ کے مہینہ میں بارش کا موسم ہوتا ہے اور جب بارش شروع ہو جائے تو کافی دیر تک جاری رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور یہ موسلا دھار بارش 30 منٹ جاری رہنے کے بعد چار بجنے سے دس منٹ قبل تھم گئی۔

جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور سواحیلی زبان میں ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا گیا اور پھر سواحیلی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

جلسہ کی پہلی تقریر مکرم بکری عبیدی صاحب نے ''موعود اقوام عالم'' کے موضوع پر کی۔

اس تقریر کے بعد ناصرات الاحمدیہ نے حضرت مسیح موعود کا عربی منظوم کلام

یا عین فیض اللہ والعرفان

پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں جلسہ کے مہمان خصوصی قائمقام ڈسٹرکٹ کمشنر موروگورو نے حاضرین سے خطاب کیا اور جماعت احمدیہ موروگورو کو جلسہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور جماعت احمدیہ تنزانیہ کے مذہبی، سماجی اور رفاہی کاموں کو سراہا اور کہا کہ جماعت احمدیہ باقی ساری جماعتوں سے مختلف جماعت ہے۔ آپ جو کہتے ہیں اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ مجھے اس جلسہ میں شامل ہو کر بہت خوشی ہو رہی ہے اور خاص کر آپ کا ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں بہت پیارا ہے جس کا اظہار اس جلسہ میں بھی ہو رہا ہے کہ یہاں سب مذاہب کے لوگ اکٹھے پیار سے بیٹھے ہیں۔ اس پیار کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی ضرورت ہے۔

اس تقریر کے بعد امیر و مشنری انچارج تنزانیہ مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔ آخر پر امیر صاحب نے تمام تشریف لانے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور مہمان خصوصی محترم Festo Kisunga کو جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا اور پھر اختتامی دعا کروائی۔ جس کے بعد تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔

بک سٹال

جلسہ ہال کے داخلی دروازے کے ساتھ ہی ایک بک سٹال کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں مختلف جماعتی کتب اور خصوصاً قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم رکھے گئے تھے۔ محترم امیر صاحب نے مہمان خصوصی اور دیگر سرکاری عہدیداران کو جماعتی کتب کے سٹال کا معائنہ کروایا اور مختلف جماعتی کتب کا تعارف بھی کروایا۔ محترم Festo صاحب ڈسٹرکٹ کمشنر کو جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کیا گیا قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ بہت پسند آیا جو کہ امیر صاحب نے ان کو تحفۃً پیش کیا۔

میڈیا کوریج

اس جلسہ کی کارروائی کو موروگورو ریجن کے مشہور ٹی وی ''عبود'' نے کوریج دی۔ اور عبود ریڈیو پر بھی اس جلسہ کی خبر کو بار بار دہرایا گیا۔ اسی طرح تنزانیہ کے مشہور اخبار Habari leo نے اس جلسہ کی خبر کو اپنے اخبار کی زینت بنایا۔ یہ اخبار ملک کے اکثر حصوں میں کثرت سے پڑھا جاتا ہے۔

امسال اس جلسہ کی خاص بات پروجیکٹر کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے بارے میں مختصر ڈاکومنٹری دکھانا اور مختلف نظموں کو دکھانا تھا جس سے تمام شاملین جلسہ پوری طرح محظوظ ہوئے۔ خاص کر احمدی احباب کا جذبہ اور ذوق و شوق دیدنی تھا۔

جامعہ احمدیہ کے ہال میں 300 احباب کے لئے کرسیوں کا انتظام کیا گیا۔ لیکن محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دن یہ ہال چھوٹا لگ رہا تھا۔ اس جلسہ کی حاضری 510 رہی۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ کے نیک اثرات و ثمرات سے نوازے۔ آمین (الفضل انٹرنیشنل 8 مئی 2015ء)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے یقینی فلاح کی ضمانت ان مومنوں کو دی ہے جو اس کی رحیمیت سے فیض پانے کی کوشش کرتے ہیں اور جس کی پہلی شرط نمازوں اور عبادتوں میں خشوع ہے

کوئی نیکی اس وقت تک نیکی نہیں رہتی، نہ عبادتیں اس وقت تک مستقل بنیادوں پر عبادتیں رہتی ہیں جب تک خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ساتھ انسان چمٹا رہنے کی کوشش نہ کرے یا اس کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے اور اپنی عبادتوں کو صرف ایک ایسی کوشش سمجھے جو اسے اللہ تعالیٰ سے چمٹائے رکھنے کا اس کے فضل سے ہی ذریعہ ہے

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے اور فلاح والے اپنی عاجزی انکساری کی انتہا کو پہنچنے کے باوجود، لغویات سے پرہیز کرنے کے باوجود، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے باوجود، اپنی عصمتوں کی حفاظت کرنے کے باوجود، اپنے عہدوں کو پورا کرنے کے باوجود، اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے کے باوجود، اپنی نمازوں کے حق ادا کرنے کے باوجود اوران کی حفاظت کرنے کے باوجود پھر بھی یہی کہتے ہیں کہ اے اللہ! ہمیں اپنے فضلوں کی چادر میں ڈھانپ لے کہ اس کے بغیر ہم کچھ نہیں ہیں

ہر حقیقی مومن کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کے نماز شروع کرنے اور ختم کرنے میں ایک واضح فرق ہو۔ اگر نماز شروع کرنے سے پہلے اس میں کوئی اَنا یا تکبر کا حصہ تھا بھی تو نماز ختم کرتے وقت اس کا دل ان چیزوں سے پاک ہونا چاہئے۔ اسی طرح باقی عبادتیں ہیں

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ استغفار کرتے رہنے والا بنائے۔ ہماری ہر نیکی اگر خدا تعالیٰ کی نظر میں نیکی ہے تو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہو۔ ہم میں سے ہر ایک ان لوگوں میں شامل ہو جائے جو خدا تعالیٰ کی نظر میں فلاح پانے والے ہوں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10۔ اپریل 2015ء بمطابق 10 شہادت 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ المومنون کی آیات 2-3 کی تلاوت کی اور فرمایا:

یقیناً مومن کامیاب ہوگئے۔ وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔

ان آیات میں سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ کہہ کر مومنوں کی کامیابی کی یقینی خوشخبری عطا فرمائی ہے۔ لیکن کون سے مومن؟ ان کی بہت سی شرائط اگلی آیتوں میں بیان فرمائی ہیں کہ ان شرائط کے ساتھ زندگی گزارنے والے مومن ہی فلاح پانے والے ہیں اور ان شرائط میں سے یا اُن اوصاف میں سے جن سے ایک مومن کو متصف ہونا چاہئے، پہلی خصوصیت یا حالت یہ ہے کہ وہ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ۔ اپنی نمازوں میں خشوع دکھانے والے ہیں۔

''خاشع'' کے عام معنی یہی کئے جاتے ہیں کہ نماز میں گریہ وزاری کرنے والے۔ لیکن اس کے اور بھی معنی ہیں اور جب تک سب معنی پورے نہ ہوں ایک مومن کی حقیقی معیار کی حالت پیدا نہیں ہوتی۔ اور لغات کے مطابق خشوع کے یہ معنی ہیں کہ انتہائی عاجزی اختیار کرنا۔ اپنے آپ کو بہت نیچے کرنا۔ اپنے نفس کو مٹا دینا۔ تذلل اختیار کرنا۔ اپنے آپ کو کمتر بنانے کے لئے کوشش کرنا۔ نظریں نیچی رکھنا۔ آواز کو دھیما اور نیچا رکھنا۔

پس دیکھیں اس ایک لفظ میں ایک حقیقی مومن کی نماز اور عبادت کا کیسا وسیع نقشہ کھینچا گیا ہے اور جو انسان خدا تعالیٰ کے آگے اپنی عبادتوں کے یہ معیار حاصل کرنے کے لئے جھکے گا، اپنی عاجزی کو انتہا پر پہنچانے والا ہوگا، اپنے نفس کو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مٹانے والا ہوگا اور جو دوسری خصوصیات بیان کی گئی ہیں ان کو اپنانے والا ہوگا تو پھر وہ جہاں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا ہوگا وہاں وہ اس طرف بھی توجہ دے گا کہ مَیں نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مخلوق کا بھی حق ادا کرنا ہے اور پھر یہ نمازیں اس کے دنیاوی معاملات سلجھانے والی بھی بن جائیں گی۔ پھر وہ حضرت مسیح موعود کے ارشاد کے مطابق

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں   شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 18)

کی تصویر بننے کی کوشش کرے گا اور یہ تصویر بننے کی کوشش کرتے ہوئے، اپنی انا اور نفس کی بڑائی کے چنگلوں سے آزاد ہونے کی کوشش کرتے ہوئے اپنے دنیاوی معاملات بھی سلجھائے گا یا سلجھانے کی کوشش کرے گا۔ اپنی نظروں کو حیا کی وجہ سے نیچے رکھتے ہوئے صرف نماز کی حالت میں ہی نہیں بلکہ عام روزمرہ زندگی میں بھی اس پر عمل کرتے ہوئے معاشرے کی بیشمار برائیوں سے بچے گا یا بچنے کی کوشش کرے گا۔ اپنی آواز کو نیچا رکھنے والا جہاں عبادت کے تعلق سے اس کا ادراک حاصل کرے گا وہاں اپنے روزمرہ معمولات میں بھی چیخنے چلانے اور لڑائی جھگڑے سے محفوظ رہے گا یا رہنے کی کوشش کرے گا۔ پس کئی برائیوں کا جن کا روزانہ کے معمولات سے تعلق ہے ایک مومن اپنی نمازوں اور عبادتوں کی وجہ سے ان کا بھی خاتمہ کر لیتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسی نمازوں اور ایسے اثر اپنے پر قائم کرنے والے جو لوگ ہیں وہ فلاح پا گئے۔ ایک ترجمہ تو فلاح پانے کا کیا گیا ہے جیسا کہ مَیں نے آیت میں ترجمہ کیا تھا کہ کامیاب ہوگئے۔ لیکن اس کامیابی کی بڑی وسعت ہے کہ کس طرح کامیابی حاصل کی۔ لغت میں اس کے معنی ہیں آسانیاں پیدا ہونا۔ کشائش ہونا۔ خوش قسمتی کا ملنا۔ خواہش کا پورا ہونا۔ تحفظ ملنا۔ اچھائی اور خوشی کا

مستقل رہنا۔ زندگی کی نعمتوں کا ملنا۔

پس نیکیاں بجالانے والے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر نیکیاں کرتے ہیں کس کس رنگ میں فائدہ اٹھانے والے ہیں یا اللہ تعالیٰ کس کس رنگ میں ان پر فضل کرتا ہے۔ یہ سب انسانی تصور سے بھی باہر ہے اور ان فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کے لئے پہلا قدم اور انتہائی اہم قدم نمازوں میں خشوع پیدا کرنا رکھا ہے۔ ان باتوں کے حصول کے لئے عبادت کرنا رکھا ہے۔

عاجزی تو بعض دنیادار بھی بعض دفعہ دکھا دیتے ہیں بلکہ صرف اگر گریہ وزاری کا سوال ہے تو بعض دنیادار ذرا ذرا سی بات پر ایسی گریہ وزاری کرتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ ایسی جگہوں پر جہاں ان کے دنیاوی مفاد متاثر ہو رہے ہوں وہ ذلیل ترین ہونے کو بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ یا عارضی طور پر جذبات کا اظہار بھی بعضوں سے ہوتا ہے۔ بعض حالات دیکھ کر، بعض لوگوں کی حالتیں دیکھ کر رحم بھی پیدا ہو جاتا ہے اور دردناک حالت دیکھ کر ان میں انتہائی جذباتی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ سب یا تو اپنے مفادات کے لئے یا دنیا دکھاوے کے لئے یا ایک عارضی اور وقتی جذبے کے تحت ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے یہ سب کچھ نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا تو ان ظاہری باتوں سے بہت دُور ہوتا ہے۔

دنیاداروں کی جذباتی حالت کے بارے میں یا ظاہری اور وقتی طور پر گریہ وزاری کا اظہار کرنے والوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ بیان فرمایا کہ:

’’بہت سے ایسے فقیر مَیں نے بچشم خود دیکھے ہیں اور ایسا ہی بعض دوسرے لوگ بھی دیکھنے میں آئے ہیں کہ کسی دردناک شعر کے پڑھنے یا دردناک نظارہ دیکھنے یا دردناک قصہ کے سننے سے اس جلدی سے ان کے آنسو گرنے شروع ہو جاتے ہیں جیسا کہ بعض بادل اس قدر جلدی سے اپنے موٹے موٹے قطرے برساتے ہیں کہ باہر سونے والوں کو رات کے وقت فرصت نہیں دیتے کہ اپنا بستر بغیر تر ہونے کے اندر لے جاسکیں‘‘ (یعنی جس طرح بارش ایک دم آ جاتی ہے اس طرح ایک دم ان کے آنسو بہنے لگ جاتے ہیں۔ پھر فرمایا) ’’لیکن مَیں اپنی ذاتی شہادت سے گواہی دیتا ہوں کہ اکثر ایسے شخص مَیں نے بڑے مکار بلکہ دنیاداروں سے آگے بڑھے ہوئے پائے ہیں اور بعض کو مَیں نے ایسے خبیث طبع اور بددیانت اور ہر پہلو سے بدمعاش پایا ہے کہ مجھے ان کی گریہ وزاری کی عادت اور خشوع خضوع کی خصلت دیکھ کر اس بات سے کراہت آتی ہے کہ کسی مجلس میں ایسی رقت اور سوز و گداز ظاہر کروں۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 194)

پس ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جن کے بعض نظارے دیکھ کر آنسو گرنے میں دیر نہیں لگتی لیکن یہ ایک وقتی جذبہ ہوتا ہے۔ جب اپنے مفادات ہوں تو پھر اس شخص میں کبھی یہ کیفیت پیدا نہیں ہوگی۔ اگر ایک وقت میں ایک حالت کو دیکھے جہاں جذبات نہ ہوں، اپنے اپنے مفادات نہ ہوں تو وہ کیفیت پیدا ہو سکتی ہے لیکن جب اپنے مفادات ہوں تو کبھی وہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی بلکہ وہ ظلم بھی کر دیتا ہے اور کبھی رحم نہیں آتا۔ یا بعض اور ایسی برائیاں ہوتی ہیں جو خدا کو ناپسند ہیں یا ان کی نمازیں اور عبادتیں صرف دکھاوے کے لئے ہوتی ہیں۔

پس جب یہ صورتحال ہو تو قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ کے زمرے میں کس طرح ایسے لوگ آ سکتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیان فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ایک بزرگ کا واقعہ سنایا کرتے تھے کہ انہوں نے کئی سال تک باقاعدہ مسجد میں نمازیں پڑھیں تا کہ لوگ ان کی تعریف کریں لیکن خدا تعالیٰ نے ان کی کسی گزشتہ نیکی کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں ان کے متعلق یہ بات ڈال دی کہ سب لوگ انہیں منافق کہتے تھے۔ (خواہش ان کی یہ تھی کہ لوگ تعریف کریں لیکن لوگ انہیں منافق کہتے تھے) آخر ایک دن ان بزرگ کو خیال آیا کہ اتنی عمر ضائع ہوگئی۔ کسی نے بھی مجھے نیک نہیں کہا۔ اگر خدا کے لئے عبادت کرتا تو خدا تعالیٰ تو راضی ہو جاتا۔ یہ خیال ان کے دل میں اتنے زور سے آیا کہ وہ اسی وقت جنگل میں چلے گئے۔ روئے اور دعائیں کیں اور توبہ کی اور عہد کیا کہ خدایا اب میں صرف تیری رضا کے لئے عبادت کیا کروں گا۔ جب واپس آئے تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں یہ بات ڈال دی کہ یہ شخص ہے تو بہت ہی نیک مگر معلوم نہیں لوگوں نے اسے کیوں بدنام کر رکھا ہے اور بچے اور بوڑھے سب اس کی تعریف کرنے لگے۔ اس بزرگ نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ خدایا صرف ایک دن میں نے تیری رضا کی خاطر نماز پڑھی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں نے میری تعریف شروع کر دی۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 705)

اب دیکھیں احساس پیدا ہوتے ہی جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی عبادتوں کو ڈھالا یا خالص ہو کے عبادت کی جو اس کی خاطر کی جا رہی تھی تو اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوگیا۔ لیکن اب یہ کوئی خواہش نہیں رہی تھی کہ لوگ میری تعریف کریں مجھے بڑا بزرگ سمجھیں اور اب خواہش کے نہ ہونے کے باوجود لوگوں نے انہیں وہی کچھ کہنا شروع کر دیا جس کی وہ پہلے خواہش رکھتے تھے۔ لوگ تعریف کرنے لگ گئے۔ پہلے خواہش رکھتے تھے اور باوجود چاہنے کے کامیاب نہیں ہوئے تھے۔ لیکن اب بالکل اور صورتحال ہوگئی اور لوگوں نے کہنا شروع کر دیا۔

دوسرے اس سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض پرانی نیکیوں کی قدر کرتے ہوئے کسی کی اصلاح کے سامان پیدا فرما دیتا ہے۔ یہ جو بتایا کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی پرانی نیکی پسند آ گئی تو اس کا مطلب یہی ہے کہ اس نیکی کی وجہ سے ان کو لوگوں کے کہنے پر یہ احساس پیدا ہوا اور لوگوں کا انہیں پہلے منافق کہنا ان کی اصلاح کا باعث بن گیا اور یہ یونہی نہیں ہوگیا بلکہ جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی گزشتہ نیکی پسند آئی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ ان کی عبادت اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کیونکہ خود اصلاح کرنا چاہتا تھا اس لئے لوگوں کے کہنے پر ان کو احساس پیدا ہوگیا اور اگر دوسرے لوگوں کے دلوں میں پہلے یہی ڈالے رکھا کہ یہ منافق ہے۔ تو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا تھا کہ لوگ ان کی تعریف کریں اور اس وجہ سے غلط طور پر ان میں خود پسندی کی عادت پیدا ہو جائے اور وہ مزید گناہوں میں ڈوبتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کسی پرانی نیکی کی وجہ سے اصلاح چاہتا تھا تو ان کی اصلاح کے سامان پیدا کر دیئے اور فلاح پانے والوں میں وہ شامل ہوگئے۔

پس کسی پہلے وقت کی کی گئی بعض نیکیاں بھی باوجود بعد کی غلطیوں اور گناہوں کے سرزد ہونے کے انسان کو بدانجام سے بچانے کا موجب بن جاتی ہیں اور انسان فلاح پانے والوں میں شمار ہونے والا بن سکتا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی رحمانیت پر منحصر ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی اصلاح کرنا چاہے تو اس طرح بھی کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں ان مومنوں کو یقینی فلاح کی ضمانت دی ہے جو اس کی رحیمیت سے فیض پانے کی کوشش کرتے ہیں اور جس کی پہلی شرط نمازوں اور عبادتوں میں خشوع ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی خاطر خالص ہو کر خشوع کیا جائے۔

حضرت مسیح موعود نے اس مضمون کو بیان فرماتے ہوئے مومن کی اس حالت کو انسان کی پیدائش کے مختلف ادوار سے تشبیہ دیتے ہوئے جو بیان فرمایا ہے اس کے صرف پہلے حصے یعنی اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ کو میں پیش کرتا ہوں جس سے وضاحت ہوتی ہے کہ کوئی نیکی اس وقت تک نیکی نہیں رہتی، نہ عبادتیں اس وقت تک مستقل بنیادوں پر عبادتیں رہتی ہیں جب تک خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ساتھ انسان چمٹا رہنے کی کوشش نہ کرے یا اس کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے اور اپنی عبادتوں کو صرف ایک ایسی کوشش سمجھے جو اسے اللہ تعالیٰ سے چمٹائے رکھنے کا اس کے فضل سے ہی ذریعہ ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’اوّل مرتبہ مومن کے روحانی وجود کا وہ خشوع اور رقت اور سوز و گداز کی حالت ہے جو نماز اور یادِ الٰہی میں مومن کو میسر آتی ہے۔ یعنی گدازش اور رقت اور فروتنی اور عجز و نیاز اور روح کا انکسار اور ایک تڑپ اور قلق اور تپش اپنے اندر پیدا کرنا۔ اور ایک خوف کی حالت اپنے پر وارد کر کے خدائے عزّوجل کی طرف دل کو جھکانا جیسا کہ اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے قَدْ اَفْلَحَ ...... یعنی وہ مومن مراد پا گئے جو اپنی نمازوں میں اور ہر ایک طور کی یادِ الٰہی میں‘‘ (صرف نماز ہی نہیں بلکہ ہر ایک طور کی

یادالٰہی میں) ’’فروتنی اور عجز و نیاز اختیار کرتے ہیں اور رقت اور سوز وگداز اور قلق اور کرب اور دلی جوش سے اپنے رب کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، دینی خزائن جلد21 صفحہ 188)

پس نماز میں گداز رہنے والا، خشوع کرنے والا، دوسری قسم کی یادالٰہی میں بھی یہی نقشہ اپنے پر طاری رکھتا ہے جو نماز میں ہوتا ہے۔ جس کی وضاحت مَیں پہلے لغوی معنوں میں کر آیا ہوں جو خشوع کے لغوی معنے بیان کئے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ہر ایک طور کی یادالٰہی میں فروتنی اختیار کرتے ہیں اور آدمی چلتے پھرتے بھی یادالٰہی کر رہا ہوتا ہے تو اس وقت بھی عاجزی ہوتی ہے۔ اور جب ہر ایک طور کی یادالٰہی ہو تو ہر عمل چاہے وہ روزمرہ کے معاملات کا ہو خدا تعالیٰ کی یاد کو سامنے رکھتے ہوئے، اس کے احکام کی یاد دلاتے ہوئے عجز اور خوف کی حالت پیدا کئے رکھتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’وہ لوگ جو قرآن شریف میں غور کرتے ہیں سمجھ لیں کہ نماز میں خشوع کی حالت روحانی وجود کے لئے ایک نطفہ ہے اور نطفہ کی طرح روحانی طور پر انسان کامل کے تمام قویٰ اور صفات اور تمام نقش ونگار اس میں مخفی ہیں۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، دینی خزائن جلد21 صفحہ 189)

یہاں جیسا کہ میں نے کہا تھا انسانی پیدائش کے دَوروں سے مثال دی ہے تو یہ اب اس کی مثال بیان ہو رہی ہے۔ جس طرح نطفہ رِحم میں جا کر بچہ بن کر پیدا ہوتا ہے اور پھر تمام خصوصیات والا ایک کامل انسان بن جاتا ہے۔ اسی طرح خشوع روحانی ترقی کے مدارج طے کرواتا ہوا روحانی لحاظ سے انسان کو مکمل کر دیتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اور جیسا کہ نطفہ اُس وقت تک معرضِ خطر میں ہے جب تک کہ رِحم سے تعلق نہ پکڑے۔‘‘ (یعنی اس وقت تک ضائع ہونے کا خطرہ ہے جب تک رِحم میں چلا نہیں جاتا جہاں آگے اس کی اللہ تعالیٰ کی قانون قدرت کے مطابق بڑھوتری ہونی ہے۔) فرمایا: ’’ایسا ہی روحانی وجود کی یہ ابتدائی حالت یعنی خشوع کی حالت اُس وقت تک خطرہ سے خالی نہیں جب تک کہ رحیم خدا سے تعلق نہ پکڑ لے۔ یاد رہے کہ جب خدا تعالیٰ کا فیضان بغیر توسّط کسی عمل کے ہو تو وہ رحمانیت کی صفت سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ جو کچھ خدا نے زمین و آسمان وغیرہ انسان کے لئے بنائے یا خود انسان کو بنایا یہ سب فیضِ رحمانیت سے ظہور میں آیا۔ لیکن جب کوئی فیض کسی عمل اور عبادت اور مجاہدہ اور ریاضت کے عوض میں ہو وہ رحیمیت کا فیض کہلاتا ہے۔‘‘

فرمایا کہ ’’یہی سنت اللہ بنی آدم کے لئے جاری ہے۔ پس جبکہ انسان نماز اور یادِالٰہی میں خشوع کی حالت اختیار کرتا ہے تب اپنے تئیں رحیمیت کے فیضان کے لئے مستعد بناتا ہے۔ سو نطفہ میں اور روحانی وجود کے پہلے مرتبہ میں جو حالتِ خشوع ہے صرف فرق یہ ہے کہ نطفہ رِحم کی کشش کا محتاج ہوتا ہے اور یہ (رحیم خدا کی یعنی) رحیم کی کشش کی طرف احتیاج رکھتا ہے۔ اور جیسا کہ نطفہ کے لئے ممکن ہے کہ وہ رِحم کی کشش سے پہلے ہی ضائع ہو جائے ایسا ہی روحانی وجود کے پہلے مرتبہ کے لئے یعنی حالت خشوع کے لئے ممکن ہے کہ وہ رحیم کی کشش اور تعلق سے پہلے ہی برباد ہو جائے۔‘‘ (پس بعض عبادتیں جو دکھاوے کی عبادتیں ہوتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے، رحیم خدا سے تعلق پیدا کرنے سے پہلے ہی برباد ہو جاتی ہیں۔ فرمایا) ’’جیسا کہ بہت سے لوگ ابتدائی حالت میں اپنی نمازوں میں روتے اور وجد کرتے اور نعرے مارتے اور خدا کی محبت میں طرح طرح کی دیوانگی ظاہر کرتے ہیں اور طرح طرح کی عاشقانہ حالت دکھلاتے ہیں اور چونکہ اس ذات ذوالفضل سے جس کا نام رحیم ہے کوئی تعلق پیدا نہیں ہوتا‘‘۔ (یہ ساری چیزیں کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جو رحیم ہے اس سے وہ تعلق پیدا نہیں ہوتا جو ہونا چاہئے) ’’اور نہ اس کی خاص تجلّی کے جذبہ سے اس کی طرف کھنچے جاتے ہیں اس لئے ان کا وہ تمام سوز وگداز اور تمام وہ حالت خشوع بے بنیاد ہوتی ہے اور بسا اوقات ان کا قدم پھسل جاتا ہے یہاں تک کہ پہلی حالت سے بھی بدتر حالت میں جا پڑتے ہیں‘‘۔ (اب نبیوں کی بیعت میں آ کر پھر مرتد ہونے والے کئی ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں بھی بعض تھے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم کا بھی ذکر آتا ہے۔ سب کچھ ہونے کے باوجود، اپنی نیکیوں پر پہنچنے کے باوجود اگر پھسلا تو بالکل ہی دین سے بھی گیا۔)

فرمایا ’’پس یہ عجیب دلچسپ مطابقت ہے کہ جیسا کہ نطفہ جسمانی وجود کا اوّل مرتبہ ہے اور جب تک رِحم کی کشش اس کی دستگیری نہ کرے وہ کچھ چیز ہی نہیں۔ ایسا ہی حالتِ خشوع روحانی وجود کا اوّل مرتبہ ہے اور جب تک رحیم خدا کی کشش اُس کی دستگیری نہ کرے وہ حالت خشوع کچھ بھی چیز نہیں‘‘۔ اللہ تعالیٰ کی مدد ہو گی، اس تک پہنچے گا، رحیم خدا سے تعلق پیدا ہو گا تو وہ خشوع کامیاب رہے گا۔ نہیں تو صرف ظاہری رونا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جی ہم بڑے روئے، بڑے چلاّئے، دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ لیکن اپنی حالتوں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ باقی چیزیں بھی پوری ہو رہی ہیں کہ نہیں۔

فرمایا کہ ’’اسی لئے ہزارہا ایسے لوگوں کو پاؤ گے کہ اپنی عمر کے کسی حصّہ میں یادِالٰہی اور نماز میں حالت خشوع سے لذت اٹھاتے اور وجد کرتے اور روتے تھے اور پھر کسی ایسی لعنت نے اُن کو پکڑ لیا کہ یک مرتبہ نفسانی امور کی طرف گر گئے اور دنیا اور دنیا کی خواہشوں کے جذبات سے وہ تمام حالت کھو بیٹھے۔ یہ نہایت خوف کا مقام ہے کہ اکثر وہ حالتِ خشوع رحیمیت کے تعلق سے پہلے ہی ضائع ہو جاتی ہے اور قبل اس کے کہ رحیم خدا کی کشش اس میں کچھ کام کرے وہ حالت برباد اور نابود ہو جاتی ہے‘‘۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، دینی خزائن جلد21 صفحہ 190-189)

پس کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس کی عبادتیں خشوع کے اعلیٰ معیار پر پہنچ گئی ہیں۔ خشوع جیسا کہ میں نے پہلے بھی وضاحت کی ہے ان تمام جزئیات پر مشتمل ہے جو اس کے مضمون میں، معنی میں مَیں وضاحت سے بیان کر چکا ہوں۔ جب یہ جزئیات تمام تر عاجزی اور انکسار سے ادا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی رحیمیت پھر انہیں پھل لگاتی ہے۔ یہ مثال جو حضرت مسیح موعود نے دی ہے اس میں انسان کو نہیں پتا کہ رحیم خدا کی رحیمیت نے کب اس کو قبول کر کے پھل لگانا ہے۔ پس ایک مسلسل کوشش کی ضرورت ہے۔ جس طرح ظاہری طور پر پتا نہیں ہوتا کہ کب fertilization ہونی ہے اور کب بچہ پیدا ہونا ہے۔ بچے نے بننا شروع ہونا ہے اور پھر جس طرح بعض دفعہ رِحم میں جا کر بھی نطفے میں بعض نقائص پیدا ہو جاتے ہیں، نطفہ ان کا حامل ہو جاتا ہے۔

(اس موقع پر بیت الفتوح کے اندر کسی کے موبائل فون کی گھنٹی بجنے لگی جس پر حضور انور نے فرمایا: جس کا فون چل رہا ہے اپنا فون بند کریں اور (بیت) میں بند کر کے آیا کریں)

جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا اور نطفے کی جو مثال دی تھی کہ جس طرح نطفہ رحم میں جا کر نقائص کا حامل ہو جاتا ہے ایسا ہی بعض دفعہ انسان کا ایک دفعہ کا خشوع اس کو اگر پھل لگا بھی دے گا اور یا پھل لگا دیتا ہے تو پھر اس میں بعض دفعہ خنّاس پیدا ہو جاتا ہے، اپنی بڑائی پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ انبیاء کو قبول کر کے پھر چھوڑ دینے والوں کی حالت ہوتی ہے۔ تو یہ بڑائی اور تکبر ہی ہوتا ہے جو پھر ان کو ان نیکیوں سے چھڑوا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ان کا تعلق اس وقت تک رہتا ہے جب تک خدا تعالیٰ کے فرستادے سے تعلق رہے اور جہاں وہ تعلق چھوڑا وہاں ذلت کے اور گمراہی کے کنوئیں میں گر گئے۔ پس ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا خوف پیش نظر رہنا چاہئے۔ اس کی رحیمیت کے حصول کے لئے کوشش رہنی چاہئے۔ اس کے فضلوں کو طلب کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اپنی ذرا سی کوششوں یا ایک آدھ دعا کے قبول ہونے یا چند سچی خوابیں دیکھنے پر نازاں نہیں ہو جانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کہیں نہیں فرمایا کہ تمہاری ایک آدھ دعا کا قبول ہو جانا یا چند سچی خوابیں دیکھ لینا تمہیں فلاح پانے والوں میں شمار کر لے گا۔

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے اور فلاح والے اپنی عاجزی انکساری کی انتہا کو پہنچنے کے باوجود، لغویات سے پرہیز کرنے کے باوجود، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے باوجود، اپنی عصمتوں کی حفاظت کرنے کے باوجود، اپنے عہدوں کو پورا کرنے کے باوجود، اپنی عبادتوں کے حق ادا

کرنے کے باوجود، اپنی نمازوں کے حق ادا کرنے کے باوجود اور ان کی حفاظت کرنے کے باوجود پھر بھی یہی کہتے ہیں کہ اے اللہ! ہمیں اپنے فضلوں کی چادر میں ڈھانپ لے کہ اس کے بغیر ہم کچھ نہیں ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو انسان کی مسلسل کوشش کو جو وہ اس کی رحیمیت کو جذب کرنے کے لئے کرتا ہے قبولیت کا درجہ دیتا ہے۔ یعنی رحیمیت کو جذب کرنے کی کوشش جو ہے وہ مسلسل رہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل حاصل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وجہ سے انسان قبول کیا جاتا ہے اور انجام اس کا بہترین نکلتا ہے۔

پس اس نکتے کو ایک حقیقی مومن کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے بیشک یہ فرمادیا کہ مومن فلاح پا گئے جو یہ یہ کام کرتے ہیں لیکن اس فلاح کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لئے ہر ترقی اور ہر فضل جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتے ہیں اسے اپنی کسی کوشش کا نتیجہ نہ سمجھیں بلکہ ہر ترقی کے بعد سمجھے کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ اگر یہ مادہ پیدا ہو جائے تو ترقی ہوتی چلی جائے گی ورنہ اس نطفے کی طرح جو رِحم میں جا کر مکمل پرورش نہیں پاتا اور چند ہفتوں کے بعد نکل کر ضائع ہو جاتا ہے، ہمارا عمل بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کو عارضی طور پر جذب کرنے کے بعد اپنے کسی بدعمل سے ناکارہ ہو کر ضائع ہوسکتا ہے اور ہو جاتا ہے۔

پس جیسا کہ میں نے کہا ہمیں اپنے انجام کی طرف توجہ رکھنی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی رحیمیت کو جذب کرتے ہوئے ہمارے ہر عمل سے وہ بچہ پیدا ہو جو ہر لحاظ سے مکمل ہو۔ ان لوگوں میں ہم شمار ہوں جو جُوں جُوں عبادت میں ترقی کرنے والے ہوں تو تذلل بھی ان کا بڑھتا چلا جائے۔ عاجزی اور انکساری بھی ان کی بڑھتی چلی جائے۔

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن کی عبادتوں کی خوبصورتی اور خشوع کا ہم تصور بھی نہیں کرسکتے یہ فرماتے ہیں کہ میں بھی جنت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جاؤں گا۔

(صحیح البخاری کتاب الطب باب تمنی المریض الموت حدیث نمبر 5673 دارالکتاب العربی بیروت 2004ء)

تو پھر کسی اور کا صرف عمل اسے کس طرح جنت میں لے جاسکتا ہے یا اللہ تعالیٰ اس سے راضی رہ سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام باتوں کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ضمانت دی ہوئی تھی اور انہوں نے دنیا کی اصلاح کرنی تھی، اسی کے لئے آئے تھے اور آپ کے عمل جیسا عمل تو کسی کا نہیں ہوسکتا وہ بھی اپنے خشوع و خضوع کو اس طرح بڑھاتے ہیں کہ نوافل میں یہ احساس ہی نہیں رہتا کہ میرے پاؤں بھی متورم ہوگئے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے مسلسل عاجزی اور اللہ تعالیٰ کا خوف ہے جو ہر ایک کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ ہر حقیقی مومن کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کے نماز شروع کرنے اور ختم کرنے میں ایک واضح فرق ہو۔ اگر نماز شروع کرنے سے پہلے اس میں کوئی اَنا یا تکبر کا حصہ تھا بھی تو نماز ختم کرتے وقت اس کا دل ان چیزوں سے پاک ہونا چاہئے۔ اسی طرح باقی عبادتیں ہیں۔ ہر عبادت کا خاتمہ اس کے تکبر کا خاتمہ اور تذلل کا اختیار کرنا ہو۔ اپنے روزمرہ معاملات میں ایک دوسرے سے سلوک اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے دل میں عاجزی کی حالت لئے ہوئے ہو۔ پس عبادتیں ہمیں جھکائے چلی جانے والی ہونی چاہئیں تاکہ خدا تعالیٰ کی رحیمیت اس کو ہر وقت تازہ اور صحت مند پھلنے پھولنے والے پھل لگاتی رہے۔ ہر دن ہمیں اپنی کمزوریوں کی نشاندہی کرواتے ہوئے خدا تعالیٰ کے فضل کو بڑھانے والا بنائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ استغفار کرتے رہنے والا بنائے۔ ہماری ہر نیکی اگر خدا تعالیٰ کی نظر میں نیکی ہے تو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہو۔ ہم میں سے ہر ایک ان لوگوں میں شامل ہو جائے جو خدا تعالیٰ کی نظر میں فلاح پانے والے ہوں۔

☆..................☆..................☆..................☆

خلیفۂ وقت کی فیس بک کے متعلق رہنمائی

8۔ اکتوبر 2011ء کو دورہ جرمنی کے دوران واقفات نو کی کلاس میں ایک بچی نے سوال کیا کہ Facebook کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا تھا کہ یہ اچھی نہیں ہے۔ اس سے منع کیا تھا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ اس کو نہ چھوڑو گے تو گنہگار بن جاؤ گے بلکہ میں نے بتایا کہ اس کے نقصان زیادہ ہیں اور فائدہ بہت کم ہے۔ آجکل جن کے پاس Facebook ہے وہاں لڑکے اور لڑکیاں ایسی فیس بک پر چلے جاتے ہیں جہاں برائیاں پھیلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ لڑکے تعلق بناتے ہیں۔ بعض جگہ لڑکیاں Trap ہو جاتی ہیں اور فیس بک پر اپنی بے پردہ تصاویر ڈال دیتی ہیں۔ گھر میں، عام ماحول میں، آپ نے اپنی سہیلی کو تصویر بھیجی اس نے آگے اپنی فیس بک پر ڈال دی اور پھر پھیلتے پھیلتے ہمبرگ سے نکل کر نیویارک (امریکہ) اور آسٹریلیا پہنچی ہوتی ہے اور پھر وہاں سے رابطے شروع ہو جاتے ہیں اور پھر گروپس بنتے ہیں مردوں کے عورتوں کے اور وہ تصویروں کو بگاڑ کر آگے بلیک میل کرتے ہیں۔ اس طرح برائیاں زیادہ پھیلتی ہیں۔ اس لئے یہی بہتر ہے کہ برائیوں میں جایا ہی نہ جائے۔

حضور انور نے فرمایا میرا کام نصیحت کرنا ہے۔ قرآن کریم نے کہا ہے کہ نصیحت کرتے چلے جاؤ۔ جو نہیں مانتے ان کا گناہ ان کے سر ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر Facebook پر دعوت الی اللہ کرنی ہے تو پھر اس پر جائیں اور کریں۔ جماعت کی مرکزی ویب سائٹ پر یہ موجود ہے وہاں دعوت الی اللہ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا لڑکیاں جلد بیوقوف بن جاتی ہیں۔ جو کوئی تمہاری تعریف کردے تو تم کہو گی کہ تم سے اچھا کوئی نہیں۔ اگر ماں باپ نصیحت کریں تم کہو گی کہ ہم تو جرمنی میں پڑھی ہوئی ہیں اور آپ لوگ کسی کسی گاؤں سے اٹھ کر آگئے ہو۔

حضور انور نے فرمایا الحکمة ضالة المؤمن یعنی ہر اچھی بات جہاں سے بھی اور جس جگہ سے بھی ملے لے لیں۔ ان لوگوں کی سب ایجادیں اچھی نہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جو بات نہیں مانتیں وہ پھر روتے روتے خط لکھتی ہیں کہ غلطی ہوگئی ہے کہ ہمیں فلاں جگہ Trap کرلیا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا جس شخص نے یہ Facebook بنائی ہے اس نے خود کہا کہ میں نے اس لئے بنائی ہے کہ ہر شخص کو ننگا کر کے دنیا کے سامنے پیش کروں۔ کیا احمدی لڑکی ننگا ہونا چاہے گی۔ جو نہیں مانتے نہ مانیں۔

(روزنامہ الفضل 21 نومبر 2011ء)

8 جون 2014ء کو دورہ جرمنی کے دوران واقفین نو کی کلاس میں ایک واقف نو نے سوال کیا کہ ہم کو یہ Facebook استعمال کرنے سے کیوں منع کردیا گیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کوئی حرام نہیں قرار دیا گیا۔ بند اس لئے کیا ہے کہ اس میں بہت ساری برائیاں سامنے آجاتی ہیں۔ تم لوگ ابھی بچے ہو چھوٹے ہو تم لوگوں کو پتا ہی نہیں لگتا کہ دوسرے لوگ تمہیں آہستہ آہستہ Trap کرلیتے ہیں۔ اب جب تک تمہارا علم پورا نہ ہو جب تک تمہاری سوچ Mature نہ ہو اس وقت تک تم استعمال نہ کرو۔ جماعت احمدیہ کی جو (ویب سائٹ) ہے۔ اس میں فیس بک بھی ہے۔ ہمارے پریس والوں نے ایک فیس بک بنائی ہوئی ہے۔ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ پرسنل فیس بک سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ تم لوگوں کو پورا علم نہیں ہے بعض دفعہ تم لوگ غلط ہاتھوں میں ٹریپ ہو جاتے ہو۔ اب دنیا میں بہت سارے فیس بک اکاؤنٹ ہیں۔ دنیا کو بھی Realize ہو رہا ہے ان کو اب سمجھ آرہی ہے کہ فیس بک میں بعض دفعہ برائیاں زیادہ ہیں اس لئے امریکہ میں ہی گزشتہ دنوں میں قریباً کوئی چھ لاکھ اکاؤنٹس انہوں نے بند کردیئے۔ یہ کہہ کے کہ ہمیں فیس بک نے نقصان پہنچایا ہے۔ اگر ان لوگوں کو سمجھ آگئی ہے جو دنیادار ہیں تو ہم دینداروں کو زیادہ جلدی سمجھ آنی چاہئے۔ ہاں اگر تمہیں (دعوت الی اللہ) کے لئے کرنا ہے تو (جماعتی ویب سائٹ) والی فیس بک استعمال کرلو۔

(روزنامہ الفضل 3 جولائی 2014ء)

عجیب جرنیل

مندرجہ بالا عنوان کے تحت میجر رشید وڑائچ اپنے مضمون کے کالم نمبر 2 میں تحریر کرتے ہیں:

ملٹری ہسٹری میں دنیا کے سات جرنیلوں کو عظیم جرنیل کہا گیا ہے۔ ان کے نام یوں ہیں ہنی بال، سکندر اعظم، خالد بن ولید، چنگیز خان، نپولین اور رومیل ہیں۔ میں نے ایک دفعہ ایک اخبار نویس سے پوچھا کہ آپ کی اطلاع میں پاکستان آرمی کا کوئی جرنیل جنگ میں شہید بھی ہوا ہے۔ وہ مسکرائے اور کہا کہ پاکستان میں میری اطلاع میں کوئی ایسا جرنیل نہیں۔ مجھے آئی ایس پی آر کی کارکردگی پر رونا آیا میں نے بتایا کہ جنرل افتخار جنجوعہ 1971ء کی جنگ میں کشمیر میں دریائے توی کے سیکٹر میں حملہ کرتے ہوئے شہید ہوا تھا۔ وہ حملہ کے دوران شدید زخمی ہوگیا۔ اس کو ہیلی کاپٹر پر کھاریاں CMH لایا گیا۔ شدید زخمی حالت میں بھی جنرل نے پوچھا حملہ کا کیا بنا ہے پھر جنرل نے وصیت کی کہ میری ساری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد بیچ کر میری یونٹ کے شہیدوں اور زخمیوں میں بانٹ دیا جائے۔ ان کی والدہ نے اس کی ساری منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد بیچی اور ان کی یونٹ کے شہیدوں اور زخمیوں کو بانٹ دی۔ (نوائے وقت مورخہ 21 دسمبر 2007ء)

(مرسلہ: مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

دفتر صدر عمومی کی نئی بلڈنگ کا افتتاح

مورخہ 20 مئی 2015ء کو بعد از نماز ظہر دفتر صدر عمومی کی نئی بلڈنگ کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے کیا۔ تلاوت کے بعد مکرم خالد زفر صاحب نے نئی عمارت کے متعلق رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ اس عمارت میں ایک بڑا ہال جبکہ تین چھوٹے ہال ہیں، جو مختلف اجلاسات وغیرہ کے لئے استعمال ہوں گے۔ اسی طرح اس میں ایک گیسٹ ہاؤس بھی بنایا گیا ہے۔ دفاتر کے حصہ میں صدر عمومی جنرل سیکرٹری اور نائب صدر عمومی کے دفاتر کے کمرے ہیں۔ جبکہ ایک بڑا ہال باقی دفاتر کے لئے ہے۔ دوسری منزل پر بھی ایک ہال بنایا گیا ہے جس کے ساتھ کچن اور ٹوائلٹس موجود ہیں۔ دوسری منزل پر ایک تعلیمی ادارہ بھی بنایا گیا ہے جس میں پانچ کلاس رومز ہیں۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اس عمارت کے نام کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خط پڑھ کر سنایا۔ جس میں حضور انور نے اس نئی عمارت کا نام ''ایوان ناصر'' عطا فرمایا ہے۔ بعد ازاں پروجیکٹر کے ذریعہ حاضرین کو عمارت کا تعارف کروایا گیا۔ آخر پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے دعا کروائی اور تمام حاضرین کو ظہرانہ دیا گیا۔ اس تقریب میں بزرگان، عہدیداران جماعت اور منتخب نمائندگان نے شرکت کی۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ امۃ النصیر بشریٰ صاحبہ
ترکہ مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ)

مکرمہ امۃ النصیر بشریٰ صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 09 بلاک نمبر 10 محلہ دارالصدر برقبہ 2 کنال میں سے 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے خاکسار اپنے حصہ سے مکرم حفیظ احمد صاحب جبکہ مکرمہ امۃ الجمیل ناصرہ صاحبہ اور مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ اپنے حصہ سے مکرم محمد امین طاہر صاحب کے حق میں دستبردار ہوئے ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ امۃ الجمیل ناصرہ صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرمہ امۃ النصیر بشریٰ صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم حفیظ احمد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ امۃ النور راشدہ صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرم محمد امین طاہر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سسر مکرم ملک محمد شریف ملتانی صاحب دارالیمن وسطی سلام ربوہ مورخہ 19 مئی 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ آپ مکرم مولوی امام دین صاحب مربی انڈونیشیا کے بھتیجے اور مکرم حکیم محمد عقیل صاحب معلم وقف جدید کے ہم زلف تھے۔ آپ کی عمر تقریباً 90 سال تھی۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم محمد ادریس شاہد صاحب مربی سلسلہ دفتر اصلاحی کمیٹی نے دارالیمن کی گراؤنڈ میں پڑھائی۔ عام قبرستان ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب صدر صاحب محلہ دارالیمن وسطی سلام ربوہ نے دعا کرائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ان کی مغفرت فرمائے ان کی اولاد کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ فارسٹری، وائلڈ لائف اینڈ فشریز ڈیپارٹمنٹ، ہوم ڈیپارٹمنٹ، لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں مختلف آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیلات و آن لائن اپلائی کرنے کے لئے وزٹ کریں۔

www.ppsc.gop.pk

اٹلس ہنڈا لمیٹڈ کو مینجمنٹ ٹرینیز کیلئے فریش MBA Marketing/MS/Me/ BS/ BE) اور اس کے علاوہ نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر اور اوریکل ڈویلپر کی ضرورت ہے۔

انٹرنیشنل پاور گلوبل ڈویلپمنٹس لمیٹڈ (IPGDL) کو حب پاور سٹیشن کیلئے انسٹرومنٹیشن اینڈ کنٹرول ٹیکنیشنز، الیکٹریکل ٹیکنیشن، شاپ مشینسٹ اور انڈسٹریل ویلڈر کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

نشاط اپیرل کو مینجمنٹ ٹرینی آفیسرز کی 6 آسامیوں کیلئے MBA Marketing کی ضرورت ہے۔ آن لائن اپلائی کرنے کیلئے وزٹ کریں۔

www.nishatapparel.com/jobs

IVCC انجینئرنگ پرائیویٹ لمیٹڈ کو پائلنگ سول انجینئرنگ، پائلنگ سپروائزر، کنکریٹ فورمین، کرین آپریٹر، ایکسکیویٹر آپریٹر، سٹور کیپر ٹیکنیکل و ہیکل ڈرائیورز اور ڈرلرز کی ضرورت ہے۔

ٹیکنو ویژن پرائیویٹ لمیٹڈ کو لاہور اور کراچی کیلئے سیلز سٹاف اور سروسز سٹاف کی ضرورت ہے۔

ٹیکنیکل اور اپرنٹس شپ ٹریننگ کے مواقع

PRGTTI نے PSDF کی مالی معاونت کے ساتھ ضلع لاہور، فیصل آباد، چنیوٹ، سرگودھا، گوجرانوالہ، نارووال اور شیخوپورہ سے تعلق رکھنے والے خواتین و مرد حضرات کے لئے انڈسٹریل انجینئرنگ، پراڈکشن پلاننگ اینڈ کنٹرول، مرچنڈائزنگ مینجمنٹ ٹیکنیکس CAD/CAM کمپیوٹر ائزڈ پیٹرن ڈیزائننگ کوالٹی کنٹرول ان گارمنٹس، اپیرل سپروائزر، پیٹرن ڈرافٹنگ اینڈ گریڈنگ اور انڈسٹریل سچنگ مشین آپریٹر کے کورسز میں مفت فنی تعلیم کا آغاز کیا ہے۔ دوران کورسز 1500 روپے ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ داخلہ کی آخری تاریخ 10 جون 2015ء ہے۔

PITAC نے PSDF کی مالی معاونت کے ساتھ ضلع لاہور، فیصل آباد، چنیوٹ، سرگودھا، گوجرانوالہ، نارووال اور شیخوپورہ سے تعلق رکھنے والے خواتین و مرد حضرات کے لئے CNC مشین آپریٹر کورس، ملنگ مشین آپریٹرز، ٹرنر (لیتھ مشین آپریٹر)، ویلڈر (Gas & Arc) اور PLC (Programmable Logic Controllers) پروگرامنگ کے کورسز کا آغاز کر رہا ہے۔ داخلہ کیلئے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 جون 2015ء ہے۔

بلھے شاہ پیکجنگ پرائیویٹ لمیٹڈ قصور کو اپرنٹس شپ آرڈیننس 1962ء کے تحت 2 سال کی بنیاد پر ٹیکنیشن (مکینیکل اور الیکٹریکل) کے ٹریڈ میں اپرنٹس شپ ٹریننگ کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 جون 2015ء ہے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 17 مئی 2015ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت ربوہ)

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

مچھروں سے حفاظت کے طریق

مچھروں کے کاٹنے سے ملیریا اور ڈینگی بخار پھیلتا ہے اور ہر سال بہت سی قیمتی جانوں کے ضیاع کا باعث بنتے ہیں۔ مارکیٹ میں جو میٹ وغیرہ ملتے ہیں وہ بجلی سے کام کرتے ہیں اور پاکستان میں بجلی اکثر غائب رہتی ہے۔ جلیبیوں (Coils) کا زہریلا دھواں بذات خود نقصان کا سبب بنتا ہے اور سانس کی خطرناک بیماریاں پیدا کرسکتا ہے۔ مقامی طور پر ملنے والی ادویات مہنگی ہونے کے ساتھ ساتھ بعض اوقات نقصان دیتی ہیں۔ مذکورہ بالا اشیاء سے مچھر مرتے نہیں بھاگ جاتے ہیں۔

درج ذیل نسخہ جات مفید، سستے اور بے ضرر ہیں۔

☆ کسی عطر فروش یا خوشبو فروش کی دکان سے کوئی خالص عطر (Scent) جو آپ کو پسند ہو خرید لیں اور سوتے وقت ذرا ذرا مل لیں۔ (چہرہ، ہاتھوں اور پاؤں پر جو حصے عموماً ننگے رہتے ہیں) آنکھوں میں نہ پڑنے دیں۔ خصوصاً بچوں کے معاملہ میں لازماً احتیاط برتیں۔ اگر عطر یعنی گاڑھی خوشبو آپ کو ناپسند ہو تو ویزلین یا بے بی آئل یا کریم وغیرہ میں ملا کر حسب پسند ہلکی کر لیں۔

بعض لوگ خوشبو میں ذرا سا ست پودینہ (Menthol) ملا لیتے ہیں اس سے ٹھنڈک کا احساس پیدا ہوتا ہے اگر چہ یہ زہریلا نہیں تاہم آنکھوں میں نہ پڑنے دیں ورنہ چبھن کا احساس پیدا کرتا ہے اس سے نسخہ اور بھی مؤثر ہو جاتا ہے۔

رات کے کسی حصہ میں خوشبو اڑ جانے پر مچھر دوبارہ آنے لگیں تو دوبارہ استعمال کر سکتے ہیں۔

ہدایات

☆ عطر یعنی گاڑھی خوشبو استعمال کریں سپرے پرفیوم استعمال نہ کریں۔ کیونکہ اس میں الکحل ملا ہوتا ہے جو تھوڑی دیر میں اڑ جاتا ہے نیز چبھتا بھی ہے البتہ ویزلین یا بے بی آئیل میں عطر نہ ملنے کی صورت میں کبھی کبھار مجبوراً استعمال کر سکتے ہیں۔

☆ بجلی کا وہ آلہ جس میں میٹ رکھ کر بجلی کی مدد سے سلگایا جاتا ہے۔ اسی سائز کا گتہ کاٹ کر یا روئی کا ذرا سا پھایا تر کر کے میٹ کی جگہ استعمال کر سکتے ہیں۔

☆ یاد رکھیں میٹ بعض طبائع پر زہریلے اثرات رکھتے ہیں مگر یہ بے ضرر اشیاء ہیں اور بدبو کی جگہ خوشبو پھیلاتی ہیں جو مفید صحت ہے۔

☆ (Refill) میں محلول کی جگہ عطر بھی بھر سکتے ہیں۔

(مرسلہ: مکرم رانا صفوان احمد صاحب)

چیکو۔توانائی بخش پھل

یہ سدا بہار پھل ہے۔ وسطی امریکہ، میکسیکو، ہندوستان اور پاکستان میں اس کی متعدد اقسام دیکھنے کو ملتی ہیں۔ کیلوریز سے بھرپور اس پھل کو آم، کیلا اور آلوچے کی صف میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ یہ گول اور بیضوی دونوں شکلوں میں دستیاب ہوتا ہے۔ عام طور پر اس کی لمبائی 3 انچ تک اور وزن 150 گرام ہوتا ہے۔ جس میں دو سے پانچ سیاہ رنگ کے بیج ہوتے ہیں۔ جب یہ پھل کچا ہوتا ہے تو اس کی سطح سخت ہوتی ہے اور گودا سفید، جیسے جیسے پھل پکتا جائے رس کم ہو جاتا ہے اور گودے کی رنگت بھوری ہو جاتی ہے۔

یہ بآسانی ہضم ہونے والا پھل ہے جس میں وٹامنز اور معدنیات وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں چونکہ یہ میٹھا ہوتا ہے اس لئے اس کا شیک بھی بنایا جاسکتا ہے۔

فوائد

☆ یہ بینائی کے لئے مفید پھل ہے اس لئے کہ اس میں وٹامن A موجود ہے۔ عمر رسیدہ افراد کے لئے بھی اکسیر پھل ہے اور بصارت کی کمزوری دور کرنے کے لئے بہترین قدرتی دوا ہے۔

☆ فوری توانائی کے حصول کے لئے بہترین پھل ہے۔ زیادہ جسمانی مشقت کرنے والے افراد توانائی کی بحالی کے لئے استعمال کریں تو خود کو بہتر محسوس کریں گے یہ تھکن رفع کرنے والا پھل ہے۔

☆ یہ مانع سوزش ہے اور اندرونی ورم دور کرتا ہے۔ نظام ہاضمہ بھی بحال رکھتا ہے۔ معدے کی نالی کی سوزش کو بھی دور کرتا ہے۔

☆ یہ مانع تکسیدی افادیت رکھنے والا پھل اپنے اندر وٹامن A اور B بھی رکھتا ہے۔ جلد کو تراوٹ دیتا اور کینسر کے خلاف مزاحمت کرتا ہے۔

☆ کیلشیم، فاسفورس اور آئرن اس میں موجود ہیں جن سے ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔

☆ چیکو میں فائبر بھی موجود ہے لہٰذا اسے کھانے سے قبض دور ہو جاتی ہے۔ یہ بڑی آنت کی جھلی کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

☆ اس میں جراثیم کش صلاحیت بھی پائی جاتی ہے۔ جبکہ پوٹاشیم، فولیٹ اور Niacin کے علاوہ آئرن کے امتزاج سے نظام ہاضمہ کو تقویت پہنچتی ہے۔

☆ ٹھنڈک اور بلغم دور کرنے والا پھل ہے، پرانی کھانسی میں مجرب ہے۔

☆ وزن گھٹاتا اور مٹاپا کم کرتا ہے۔

☆ اس کے بیجوں کو پیس کر ان میں ارنڈی کا تیل ملا کر سر میں لگانے سے بال چمکدار اور نرم و ملائم ہو جاتے ہیں۔

(ماہنامہ ڈالڈا مئی 2015ء)

☆............☆............☆

دنیا کے چند خوبصورت اور انوکھے مقامات

دنیا میں ایسے مقامات کی کوئی کمی نہیں جو کسی نہ کسی انفرادیت کے حامل ہوتے ہیں مگر بیشتر افراد ان سے واقف ہی نہیں ہوتے۔ چند انوکھے مقامات کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

پلٹیوائس لیکس نیشنل پارک، کروشیا

اسے جنوب مشرقی یورپ کا سب سے قدیم نیشنل پارک ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ 297 کلومیٹر رقبے پر پھیلے اس نیشنل پارک کو یونیسکو نے عالمی ثقافتی ورثے میں شامل کر رکھا ہے اور یہاں سالانہ 11 لاکھ سیاح آتے ہیں جو اس کی خوبصورتی دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں۔

سینتورینی، یونان

یہ مختلف رنگوں سے سجا جنوبی بحیرہ ہے ایجیئن جس کی پہاڑی سے سمندر کا نظارہ قابل دید ہوتا ہے۔ یہ گول دائرے میں پھیلے جزائر میں سب سے بڑا جزیرہ ہے۔ ماضی میں آتش فشاں کے سلسلے نے یہاں کی آبادیوں کو اجاڑ دیا تھا۔

ماچوپیچو، پیرو

یہ ایسی جگہ ہے جس سے بیرونی دنیا اس وقت تک لاعلم رہی جب تک امریکی تاریخ دان نے 1911 میں اسے دریافت نہیں کرلیا، ماچوپیچو کو آج ماضی کی تہذیب کا سب سے معروف مقام سمجھا جاتا ہے، جسے انتہائی بلندی پر بہت مہارت سے چھپایا گیا تھا کہ لاطینی امریکی ملک پیرو پر حملہ کر کے قابض ہونے جانے والے ہسپانوی حملہ آوروں کو بھی اس کے بارے میں علم نہیں ہوسکا۔ ماچوپیچو کے مون ٹیمپل تک جانے کے لئے سیاحوں کو گرینائٹ کے پہاڑوں پر 6 سو سیڑھیاں چڑھنا پڑتی ہے جو یہاں آنے والوں کے لئے کافی بڑی مشقت بھی ثابت ہوتی ہے۔

سکوگافوس، آئس لینڈ

یہ جنوبی آئس لینڈ کا حیرت انگیز مقام ہے جو کبھی سمندر کا حصہ تھا مگر صدیوں کے سفر کے دوران سمندر تو پانچ کلومیٹر پیچھے چلا گیا مگر یہ پہاڑیاں یہاں کھڑی رہ گئیں جو ساحل کے متوازی موجود ہیں اور یہاں دریائے سکوگا کا پانی ایک آبشار کی شکل میں نیچے بہتا ہے جو کہ اس ملک کی چند بڑی آبشاروں میں سے ایک ہے اور یہاں سورج نکلا ہوا ہو تو ایک یا دو قوس قزح نظر آنا عام ہے جو دیکھنے والوں کے لئے مسحور کن نظارہ ہوتا ہے۔

ویسٹ ہائی لینڈ وے، سکاٹ لینڈ

96 میل تک پھیلا یہ اونچا نیچا پہاڑی علاقہ ایسے افراد کے لئے گھومنے پھرنے کا مثالی مقام ہے جو پہاڑوں پر چڑھنے کا شوق رکھتے ہوں، ہر سال لگ بھگ 85 ہزار افراد اس راستے پر پیدل سفر کرتے ہیں اور پورے راستے کی خوبصورتی کا نظارہ کرتے ہوئے بالکل بھی تھکن محسوس نہیں کرتے۔

(روزنامہ نئی بات 17 اپریل 2015ء)

معذور افراد کے لئے قینچی

ایران کے سائنسدانوں نے معذور افراد کے استعمال کے لئے ایک الیکٹرک قینچی ایجاد کی ہے جو معذور افراد کی انگلیوں کو نقصان نہیں پہنچائے گی بلکہ وہ بآسانی اس کے ذریعے کاغذ، گتہ اور کارڈ بورڈ کاٹ سکیں گے۔ اس قینچی کے بلیڈز کو بھی تیز کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس قینچی میں بجلی خصوصی ارتعاش پیدا کرتی ہے جو کاٹنے میں مدد دیتی ہے۔

تعطیل

مورخہ 27 مئی 2015ء کو یوم خلافت کی وجہ سے روزنامہ میسر نہ ہوگا۔ قارئین کرام نوٹ فرمالیں۔

WARDA فیبرکس
تبدیلی آ نہیں رہی تبدیلی آگئی ہے لان ھی لان
کریکل شنون دوپٹہ 4P کلاسک لان 3P ڈیزائنر لان شرٹ پیس
950/- 750/- 400/450
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0333-6711362

ایکسپریس کوریئر سروس
دنیا بھر میں چھوٹے بڑے پارسل اور کاغذات بھجوانے پر کم ریٹس میں تیز ترین ڈیلیوری
FEDEX اور DHL کے ذریعہ 72 گھنٹے میں ڈیلیوری کی سہولت
گھر سے سامان پک کرنے کی سہولت
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
Express Courier Service
نزد MCB بنک بالمقابل بیت المہدی گولبازار ربوہ
فون: 0476214955,0476214956
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213

ربوہ میں طلوع وغروب 26 مئی

طلوع فجر	3:29
طلوع آفتاب	5:03
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:08

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

26 مئی 2015ء

6:25 am	حضور انور کا دورہ مشرق بعید
7:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مئی 2015ء
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال و جواب
11:30 pm	گلشن وقف نو

27 مئی 2015ء

6:05 am	گلشن وقف نو
9:50 am	لقاء مع العرب
11:30 am	حضور انور کا یوم خلافت پر پیغام 27 مئی 2014ء
12:00 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ قادیان 29 دسمبر 2013ء
1:05 pm	حضور انور کی مصروفیات
2:00 pm	سوال و جواب
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 اگست 2009ء
8:10 pm	تاریخ خلافت احمدیہ
8:50 pm	خلافت احمدیہ کا حقیقی مقام
11:25 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ قادیان

Study in Europe
Sweden → Without IELTS.
Poland → Annual Tuition fee is only € 2500 To 3500
Holland → Visa is the responsibility of the University.
Education Concern ®
67-C, Faisal Town, Lahore,
Tel +92-42-35177124,331-4482511
+92-302-8411770 (Also on Viber)
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon
Student Can Join our IELTS / iTEP classes

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Wel come to:
PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD State Bank Licence No.11
Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com